بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد	۲۳ ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش	۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ	۲۳ اکتوبر ۱۹۴۶ء	نمبر ۲۴۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور نے آجکل کے ہندو مسلم فسادات کی بہت مذمت کی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج بعد نماز عصر مرکزی انصار اللہ کیطرف سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس اور برادرم مکرم السید منیر آفندی الحصنی کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے مختصر الفاظ میں دونوں معزز اصحاب کی تشریف آوری پر انصار اللہ کیطرف سے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور مبارکباد پیش کی جناب شمس صاحب اور محترم منیر الحصنی صاحب نے شکریہ [illegible] کیا۔ اور آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے وقف جائداد اور وقف زندگی کی تحریکات کو کامیاب بنانے کی طرف نہایت مؤثر الفاظ میں انصار کو توجہ دلائی۔

ستیارتھ پرکاش پر سندھ میں پابندی

اصولاً ہم اس امر کے خلاف ہیں کہ کسی مذہبی کتاب یا تحریر کو قانوناً لوگوں تک پہنچنے سے روکا جائے۔ بلکہ اسکے بھی خلاف ہیں کہ مذاہب پر جائز اور علمی تنقید کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈالی جائے۔ کیونکہ مذہبی اصول تمام بنی نوع انسان کی مشترکہ ملکیت ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک شخص کا حق ہے کہ جن اصول کو وہ دنیا کے لئے مضر سمجھے ان کے خلاف اظہار رائے کر سکے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو جہاں تک مذہب کا تعلق ہے۔ تمام ذہنی ترقی رک جائے گی۔ لیکن اس استحقاق کا یہ مطلب نہیں۔ کہ آدمی دوسرے مذاہب اور ان کے پیشواؤں اور پیرودں کے خلاف گند اچھالنا شروع کر دے یہ ایک نہایت ہی مکروہ بات ہے۔ اور جمہوری اخلاق پر نہایت زہریلا اثر ڈالتی ہے۔ جس سے سوسائٹی کی بنیادیں کمزور ہو کر تمام تہذیب و اخلاق کی عمارت کے گرنے کا اندیشہ ہے۔ بے شک ہم مانتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش آریوں کی مذہبی کتاب ہے اور معمولی حالات میں اس کا کوئی حصہ کسی طرح بھی ضبط نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے۔ کہ نہ صرف دیگر مذاہب کے شرفا اور ہندو شرفا ہی نے ستیارتھ پرکاش کے بعض حصوں کے خلاف احتجاج کیا۔ بلکہ بعض انصاف پسند آریوں نے خود بھی

ان حصص کی طرز کلام کو سخت ناپسند کیا ہے بعض آریہ مصنفین نے ان ٹکڑوں کی برائیاں تسلیم کرنے کے باوجود نہایت بودے عذرات بھی پیش کئے ہیں۔ مثلاً ایک دہلوی مصنف [illegible] تفسیر کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اسکے دیباچہ میں آپ نے تسلیم کیا ہے۔ کہ ناحق تیس برس تک اسلام کی مخالفت کرتا رہا۔ اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ پنڈت دیانند کے اعتراضات بھی ناحق ہیں۔ لیکن اسکا عذر اس نے یہ پیش کیا ہے کہ پنڈت صاحب نے قرآن کریم کے ان تراجم کو لے کر تنقید کی ہے۔ جو مولویوں نے کئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ عذر عذر لنگ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ایک ایسا مذہبی لیڈر جو اپنے ہم مذہبوں میں ایک بہت بڑی تبدیلی اور انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جو اپنے آپ کو مذاہب و ادیان کا عالم و محقق سمجھتا ہے۔ اور مختلف مذاہب کے مقابلہ میں اپنے دھرم یعنی ویدک دھرم کی فضیلت پیش کرنا چاہتا ہے۔ کیا اس کا فرض نہیں ہے کہ جس کتاب یا جس شخص پر وہ تنقیدی قلم اٹھائے۔ اسکو پہلے خود بھی اچھی طرح سمجھ لے۔ تاکہ بعد میں پشیمان نہ ہونا پڑے افسوس ہے کہ پنڈت دیانند نے اس ضروری اور نہایت اہم فرض کی نہ صرف یہ کہ پرواہی نہیں کی۔ بلکہ ستیارتھ پرکاش کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کسی نے بھی یہ کتاب لکھی ہے۔ اس نے عمداً مخالف مذاہب پر ایسی طرز میں تنقید کی ہے۔ کہ جو بھی اس کا مطالعہ کرے۔ اسکو اس مذہب سے اور اسکے پیشوا سے نفرت پیدا ہو جائے۔ جابجا مذہبی مقدس پیشواؤں پر ٹھٹھا اور استہزا کیا گیا ہے۔ جس کو پڑھ کر ناممکن ہے کہ اس مذہب کے پیرودں کو جوش نہ آجائے۔ یہ طرز تنقید سوقیانہ ہونے کے علاوہ سخت امن شکن اور فساد انگیز بھی ہے۔

پنڈت جی کے اعتراضات کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مولویوں کے ترجموں سے بھی عمداً ایسے معنے اخذ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جن کے وہ ترجمے بھی متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے محض اعتراض کرنے کے لئے اعتراض کر دیئے ہیں۔ خواہ وہ اعتراض پڑتا ہو یا نہ پڑتا ہو۔ یہاں تک ہی بات رہتی تو چنداں مضائقہ نہ تھا۔ مگر زیادہ قابل اعتراض بات جو ہے وہ یہ ہے کہ طرز و انداز نہایت غیر مہذب اور رکیک ہے۔

ہم یہاں پنڈت جی ہی کے مسلمہ اصولوں کو جو انہوں نے خود ستیارتھ پرکاش میں کسی کتاب کے سمجھنے کے لئے وضع کئے درج کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ خود پنڈت جی ان اصولوں پر کہاں تک کاربند تھے آپ فرماتے ہیں۔

"جو شخص اس کتاب کو مصنف کے متذکرہ بالا منشا کے خلاف منصوبوں سے دیکھے گا۔ اسکو مطلب حاصل نہ ہوگا۔ کیونکہ منشاء کلام سمجھنے کے لئے یہ چار باتیں ضروری ہیں۔

(۱) آکانکشا یعنی مطالبہ (۲) یوگیتا یعنی قابلیت و مناسبت (۳) آستی یعنی اجزائے کلام کا باہم تعلق (۴) تات پریہ یعنی نفس کلام یا مدعا"

ہر وہ شخص جو کچھ بھی سوچ سکتا ہے سمجھ سکتا ہے کہ پنڈت جی نے دوسرے مذاہب خاصکر اسلام کی تحقیق کے وقت ان چار اصولوں میں سے ایک کی بھی نہ صرف پابندی ہی نہیں کی۔ بلکہ ان اپنے وضع کردہ اصولوں کے بالکل خلاف عمل کیا ہے۔ اور ایسی پھبتی۔ تمسخر۔ استہزا۔ مزاح۔ ٹھٹھا مسخرا ادا کیا جو کسی طرح بھی کسی متین اور سنجیدہ مذہبی محقق کا وطیرہ نہیں کہلا سکتا۔

پھر آپ نے اس دیباچہ میں یہ بھی کہا کہ

"بہت لوگ ایسے ضدی اور متمرد ہوتے ہیں کہ جو متکلم کے منشا کے خلاف تاویل کرتے ہیں خاصکر اہل مذاہب مگر پنڈت جی خود اس پر بھی عامل نہیں رہے۔

سندھ حکومت نے جو کچھ کیا ہے وہ موجودہ قانون کے ماتحت کیا ہے۔ یہ سوال عدالتوں میں طے ہو جائیگا۔ مگر اخلاقاً ہم آریہ دوستوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ستیارتھ پرکاش کے ایسے قابل اعتراض حصوں کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے خود ہی ایک کانفرنس منعقد کریں۔ اور موجودہ ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان بابوں کو یا تو سرے سے اڑا دیں ورنہ کم از کم ان کی زبان اسطرح تبدیل کر دیں کہ وہ اعتراضات جو اسلام اور دیگر مذاہب پر پنڈت جی نے کئے ہیں علمی طرز میں بیان ہو جائیں۔ اور قابل اعتراض انداز بدل دیا جائے۔ پنڈت جی کی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: غلام نبی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان۔ ۱۲ر ماہ اخاء (اکتوبر) آج سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز مغرب مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

نفلی روزے اور جماعت احمدیہ

فرمایا۔ میں نے گذشتہ دنوں ملک کی بد امنی کے پیش نظر روزے رکھنے کی تحریک کی تھی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ بہت کم لوگوں نے اس پر عمل کیا ہے۔ یہ قیاس میں نے اس لئے کیا ہے۔ کہ قادیان میں مجھے جو دو روزے رکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ان میں سحری کے وقت لوگوں میں چہل پہل اور بیداری کے کوئی آثار نظر نہ آئے۔ نیز آج دن کے وقت ایک رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اور اس موقع پر کچھ کھانے پینے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں روزے کا مطلقاً خیال ہی نہ آیا۔ یا احساس ہی نہ ہوا۔ کہ لوگوں نے آج روزہ رکھا ہوگا۔ اسی ضمن میں میں یہ ذکر بھی کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ رخصتانہ کی تقریب کھلانے پلانے کی وجہ سے ایک رسم کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اور رسم و رواج کی جس لعنت سے ہم آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ وہ پھر ہمارے گلے پڑتی نظر آتی ہے۔ یہ غریبوں کے لئے سخت بوجھ کا موجب ہو رہی ہے۔ اور امراء میں دکھاوا اور نمود کا باعث بن رہی ہے۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں۔ کہ اس کا انسداد کس طرح کیا جائے۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ جن دوستوں نے اکتوبر میں پچھلے چھ روزے رکھے ہیں۔ وہ کھڑے ہو جائیں۔ اس پر ۳۷ اصحاب کھڑے ہوئے۔ حضور نے فرمایا:۔

اس وقت اس مجلس میں تین سو کے قریب دوست بیٹھے ہیں۔ مگر صرف دسویں حصے نے پورے روزے رکھے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ اس قدر اہم اور ضروری امر کو بہتوں نے نظر انداز کر دیا۔ ابھی جہاد تو دور کی بات ہے معمولی قربانی سے بھی دریغ کیا جاتا ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے۔ جب لوگ بڑے اشتیاق سے یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کی فتح کب ہوگی؟ حالانکہ ان کی عملی حالت اس قدر کمزور ہے۔ کہ وہ معمولی سے معمولی قربانی کرتے ہوئے بھی ہچکچاتے ہیں۔ فتح تو عملی چیز ہے۔ اور بغیر عمل اور غیر معمولی قربانیوں کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک احمدی اپنے اوپر موت وارد نہ کریں گے۔ اور جب تک دین کے لئے وہ غیر معمولی قربانیاں نہ کریں گے۔ جو انبیاء کی جماعتوں نے کیں۔ اور جب تک وہ کام نہ ہوگا۔ جو پہلی قوموں نے کیا۔ فتح اور ظفر کی ساعت قریب نہیں آسکتی۔ اور شاندار نتائج پیدا نہیں ہو سکتے۔

پس ہماری جماعت کو اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر فرد جماعت کو دیوانہ وار سعی کرنے کی ضرورت ہے۔ جو یہ نہ کر سکے۔ اسے چاہیئے کہ وہ جماعت سے الگ ہو جائے۔ تا دوسروں کو لیکر نہ ڈوبے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم بہت کمزور اور نکمی خیال کی جاتی ہے۔ مگر اس نے بھی پونے تین سو سال تک قید و بند کے مصائب جھیلے۔ مظلومی اور غلامی سے دوچار ہوئی۔ تب کہیں اسے کامیابی نصیب ہوئی۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ ہم بغیر قربانی اور مصائب برداشت کئے اپنے مقصد کو حاصل کر سکیں۔

حضور نے فرمایا۔ اس خیال سے کہ ایمان خود بخود قشر کی اصلاح کر دیگا۔ ہم نے قشر کی طرف زیادہ توجہ نہ دی۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ اور آپ لوگ اس طرف سے بالکل بے پرواہ ہو گئے۔ گو ساری جماعت کے متعلق میں یہ نہیں کہتا۔ لیکن جماعت کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے۔ جو ذکر الٰہی سے شغف نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر اس کا باقاعدہ التزام ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ کا ذکر ہر وقت وردِ زبان رہتا۔ تو ان کی بہت سی کمزوریاں خود بخود رفع ہو جاتیں۔ گپیں ہانکنے اور بکواس کرنے کی بجائے ان میں سنجیدگی اور وقار پیدا ہوتا۔ یہ شغف صحابہ کے لئے اس قدر عام تھا۔ کہ لمحہ بھر کے لئے اس سے غافل نہ ہوتے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے ہر روز روزہ رکھنے کا عہد کیا۔ گو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھنے کی اجازت دی۔ لیکن اس سے یہ تو واضح ہوتا ہے۔ کہ صحابہ رضؓ نے ذکر الٰہی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ راتوں کو جاگ کر اور ساری ساری رات مسجدوں میں بیٹھ کر تضرع اور عاجزی کا جو نمونہ انہوں نے قائم کیا۔ آج اسکی مثال نہیں ملتی۔

دراصل یہی وہ چیز ہے۔ جس سے صحابہ رضؓ نے دنیا پر فتح پانے کی طاقت حاصل کی۔ وہ غذا سے طاقتور نہ ہوئے تھے۔ غذا تو صرف جسم کو بڑھاتی ہے ان کو عبادت اور ذکر الٰہی سے تقویت حاصل ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے اس قدر عظیم الشان کارنامے صحابہ نے سرانجام دیئے۔ اور ایسے عدیم المثال معرکے سر کئے۔ جن کی آج مثال نہیں ملتی۔ ذکر الٰہی سے اللہ تعالےٰ کی رویت حاصل ہوتی ہے۔ اور رویت الٰہی سے دل منور ہوتا ہے۔ اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اصل نماز یہ ہے۔ کہ نماز پڑھنے والا یہ سمجھے۔ کہ گویا وہ اللہ تعالےٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں تو وہ سمجھے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ بندہ اللہ تعالےٰ کو دیکھے۔ اور اس میں تغیر پیدا نہ ہو۔ یا اللہ تعالےٰ کی نظر اس پر پڑے۔ اور اسکی کایا نہ پلٹ جائے۔ جب سورج چاند اور ستارے حیوانات اور نباتات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تو ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ اللہ تعالےٰ جو ہر چیز پر قادر ہے۔ کسی بندے پر نگاہ ڈالے اور اسکی کایا نہ پلٹ دے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تو خدا کو نہیں دیکھ رہا ہوتا۔ تو یہ تو یقین رکھ کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔

پس اگر تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تو نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ اور دیگر فرائض کے علاوہ نوافل اور ذکر الٰہی سے بھی شغف پیدا کرو۔ تا اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کر سکو۔ جب تک تم اپنے اوپر موت وارد نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو مشقتوں میں نہیں ڈالتے۔ اللہ تعالےٰ کے انعامات حاصل نہیں کر سکتے۔

یاد رکھو۔ جو اللہ تعالےٰ کے لئے وطن چھوڑتا ہے۔ اسے وطن دیا جاتا ہے۔ جو مال چھوڑتا ہے اسے مال دیا جاتا ہے۔ جو جان چھوڑتا ہے۔ اسے جان دی جاتی ہے۔ اور جو وقت چھوڑتا ہے۔ اسے وقت اور لمبی عمر دی جاتی ہے۔ پس ان انعامات کے حاصل کرنے کے لئے تم جد و جہد کرو۔ اور اصلاح کی طرف قدم بڑھاؤ۔ نہ صرف فرائض کی ادائیگی سے مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ۔ بلکہ نوافل اور ذکر الٰہی سے بھی اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ مرتبہ منیر احمد دینیس

ممبرات لجنہ اماء اللہ کیلئے ضروری اعلان

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ امتحان کتاب تبلیغ ہدایت نصف تا آخر ۲۷ر اکتوبر کی بجائے ماہ نبوت کی ۱۷ر تاریخ کو ہوگا۔ امتحان میں اول رہنے والی خاتون کو سلور میڈل انعام دیا جائیگا۔ اور جس حلقہ یا شہر کی ممبرات ۸۵ فی صدی شامل ہونگی۔ انہیں سپیشل انعام دیا جائیگا۔ پس جلد سے جلد امیدواروں کے نام دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ارسال فرمادیں۔ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان۔

قرآن کریم کامل الہامی شریعت ہے

(۴)

قرآن کریم کے کامل الہامی شریعت ہونے پر گفتگو کرتے وقت یا اس پر قلم اٹھاتے ہوئے یہ سوال طبعاً پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم سے پہلے بھی الہامی کتب شریعت کی نازل ہوئی ہیں۔ پھر ان کے بعد قرآن کریم کا نزول ہوا تو کیوں۔ اس کا جواب قرآن کریم نے خود ہی کئی مقامات پر دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ یونس میں آتا ہے۔ کہ تفصیل الکتاب اور دوسرے مقامات میں آیا ہے۔ کتاباً مفصلاً۔ کتاب فصلت آیاتہ۔ ان آیات سے یہی بتانا مقصود ہے۔ کہ اگرچہ پہلی کتب بھی حامل شریعت تھیں۔ مگر قرآن کریم کے نزول کی یہ ضرورت پیش آئی۔ کہ پہلی کتب سماوی میں اس وقت کی ضرورت کے مطابق مسائل کا مجمل ذکر تھا۔ لیکن قرآن کریم کے نازل ہونے کے وقت ضرورت تھی۔ کہ ان امور کو ایسے رنگ میں بیان کیا جائے۔ کہ ہر مسئلہ اپنی پوری شان میں ظاہر ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا اخفاء نہ رہے۔ پس قرآن کریم کے کامل الہامی ہونے کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ دینی امور پہلی کتب میں مجمل تھے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی فرمودہ باتوں کی تشریح و تفصیل بھی خدا ہی کر سکتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے از ابتدا تا انتہاء توحید الٰہی کو مختلف پیراؤں اور زبردست دلائل کے ساتھ بیان کیا۔ اور صفات باری تعالےٰ ایسی جامعیت سے بیان کیں کہ کسی کتاب میں موجود نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی ابتدا ہی اس مضمون سے کی گئی ہے کہ الحمد للہ رب العالمین اسی طرح مسئلہ نبوت کو جو آدم علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوا۔ اور ہمیشہ تک رہے گا۔ اس رنگ میں بیان کیا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر تصور میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح بعد الموت کی کیفیات اور ملائکہ اور امور اخلاق معاشرتی۔ تمدنی۔ اقتصادی امور اس طرح بیان کئے ہیں۔ کہ کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ پھر بنی نوع انسان سے سلوک خواہ وہ کسی ملت و ملک سے تعلق رکھتا ہو

اس طرح بتایا ہے کہ کسی اور کتاب میں بتانا تو درکنار اس سے بڑھ کر ہو ہی نہیں سکتا الغرض قرآن کریم کے کامل الہامی شریعت ہونے کی ضرورت پہلی سماوی کتب کو مدنظر رکھ کر اگر دیکھا جائے۔ تو ایسی واضح ہے کہ کسی کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ پہلی کتب اگر تالاب کی طرح ہیں۔ تو یقیناً قرآن کریم کی شریعت ایک سمندر کی طرح ہے۔ اور اگر پہلی کتب کی مثال معمولی بارش سے ہے تو قرآن کریم موسلادھار بارش کی طرح ہے جو عین وقت اور موقعہ پر ہوئی۔ پہلی کتب اگر دو چار سرسبز درختوں کی طرح ہیں۔ تو قرآن کریم ایک عظیم الشان سرسبز و شاداب باغ کی طرح ہے۔ جس کا ہر حصہ ضروری اور انسان کو اپنی طرف مائل کرنے والا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ پہلی کتب بوجہ وقتی ہونے کے ہر زمانہ کے انسانی شجر کی تمام ٹہنیوں و شاخوں کو سرسبز و شاداب نہیں کر سکتیں مگر قرآن کریم چونکہ جامع اور کامل شریعت ہے۔ اس لئے انسانی شجر کی تمام شاخوں و حصوں کو سرسبز و شاداب کر دیا۔

انہی امور کو دیکھ کر ہم کہتے ہیں قرآن کریم اپنے کامل ہونے کی ضرورت ثابت کر رہا ہے۔ اور ہم آج بھی پہلی سماوی کتب۔ توریت انجیل۔ وید۔ ژند اوستا کو دیکھ کر اور قرآن کریم کو دیکھ کر نمایاں طور پر معلوم کر لیتے ہیں۔ کہ ہر دینی امر میں قرآن کریم دوسری کتب سے بڑھا ہوا ہے مگر جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد اب بہائی شریعت اتری ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ بتلائے قرآن کریم میں کیا نقص تھا۔ جسے بہائی شریعت نے پورا کیا۔ یہ صاف بات ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آئی ہوئی شریعت کو دنیا کی کوئی طاقت۔ حکومت سلطنت روک نہیں سکتی۔ وہ اپنا اثر دکھاتی ہے۔ چنانچہ نزول قرآن کے وقت کی خطرناک مخالفت کے باوجود چند سالوں میں اہل عرب نے قرآن کریم کے باعث عظیم الشان پلٹا کھایا۔ اور یہ ہزاروں سینوں میں محفوظ ہو گیا پھر تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے سینکڑوں

نسخے۔ شام۔ ایران۔ مصر۔ عراق وغیرہ ممالک میں پہنچا دیئے گئے۔ تاکہ کسی کے لئے بھی اس سے مستفیض ہونا مشکل نہ رہے۔ مگر بہائی شریعت اقدس جس کا نام ہے۔ اسکی یہ کیفیت ہے۔ کہ نصف صدی ہو چکی ہے۔ ابھی جو ان کے بڑے بڑے مرکز ہیں۔ وہاں بھی کوئی نسخہ دیکھنے کو نہیں ملتا۔ جیسا کہ تھوڑا عرصہ ہوا ہمارے فاضل مجاہد مکرم مولوی خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ نے بہائی مرکز میں تشریف لے جا کر ان کی ساری لائبریری دیکھ ڈالی۔ اور ان سے دریافت کیا۔ تو ایک نسخہ تک نہ ملا۔ اور یہ کہا گیا۔ کہ ہمارے مرکز عکہ میں یہ کتاب ہے۔ جب انہوں نے مزید دریافت کیا۔ کہ اس کے چھپانے کی کیا وجہ ہے۔ تو ان کے مشنری نے جواب دیا۔ کہ ابھی اس کے شائع کرنے کا وقت نہیں آیا۔ گویا خدا تعالےٰ نے نعوذ باللہ ایک ایسا عبث اور لغو کام کیا۔ کہ ابھی اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ پھر اس کے پڑھنے اور دیکھنے سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ وہ بالکل ہی عجیب ہے۔ پہلی سماوی کتب میں باوجود اس کے کہ ان کے اترے ہوئے عرصہ گزر گیا۔ آج بھی ان کو پڑھ کر خدا تعالےٰ کے کلام کی شعاعیں ظاہر ہوتی ہیں۔ کہ واقعی یہ الٰہی کلام تھا۔ مگر اس نئی اور تازی شریعت کو جس کو ان کے معتقدوں نے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ اس کو دیکھ کر تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ چند بے جوڑ باتیں ہیں۔ اگر یہ خدائی کلام ہوتی تو خود بخود ہزاروں بلکہ لاکھوں مخالفتوں کے باوجود اپنی اشاعت کا راستہ بنا لیتی۔ اور ساری دنیا میں پھیل جاتی۔ اور ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیتی۔

جب حضرت موسےٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو فرعون کے پاس جانے کے لئے حکم دیا۔ تو کون کہہ سکتا تھا کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی شریعت اس قدر مقبول ہو جائے گی۔ کہ باوجود فرعون جابر کے اور اس کے قوی تر لشکر کے اسے کوئی روک نہ سکے گا۔ مگر ہوا یہی کہ اس کی تجلی کا وہ مقابلہ نہ کر سکا۔ اور وہیں ایک جماعت اس کی گرویدہ ہو گئی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں شریعت موسویہ کی

برکت سے بنی اسرائیل کی ظاہری حکومت بھی قائم ہو گئی۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کلام الٰہی اترا۔ اس کی ابتدائی حالت اور مکہ کی سنگلاخ زمین کو دیکھ کر ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گمان نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ پنپے گی۔ مگر اس نے اپنا راستہ آپ بنا لیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ فوت ہوئے۔ جب تک کہ سارا عرب توحید کی عظیم الشان شعاعوں سے جگمگا نہ اٹھا۔

پس اگر یہ بہائیت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوتی۔ تو خود اپنا راستہ نکال لیتی۔ مگر اسکے پیرو اس لاش کو نصف صدی سے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں۔ صحابہ کرام تو کی زندگی میں ہی ماریں کھاتے۔ جلا وطن ہوتے قتل ہو جاتے۔ مگر قرآن کریم کی تلاوت کرتے تا دوسرے بھی سنیں۔ مگر یہ عجیب شریعت ہے کہ اوروں کو سنانا تو درکنار ان کے بڑے بڑے مرکزوں میں بھی اس کا ایک نسخہ نہیں ملتا۔

پھر نئی شریعت کے آنے کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے۔ کہ قرآن ظاہری صورت میں غائب ہو جائے۔ اور دنیا میں نہ رہے۔ اس وقت کسی اور شریعت کی ضرورت ہوگی۔ جو آئے اور اسکی جگہ لے۔ مگر قرآن موجود ہے دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ قرآن ظاہری شکل میں تو موجود ہو۔ مگر اس کے احکام پر اب عمل نہ ہو سکتا ہو۔ مگر بہائی کوئی ایک مسئلہ بھی ایسا نہیں پیش کر سکتے۔ جو قرآن کریم میں ہو۔ مگر آج اس پر عمل محال ہو۔ اور اس وجہ سے نئی شریعت کی ضرورت ہو۔ تیسری ایک ہی صورت یہ رہ جاتی ہے۔ کہ پہلی شریعت بھی اپنی ظاہری شکل میں موجود ہو۔ اور اسکے احکام بھی ممکن العمل بلکہ ضروری العمل ہوں مگر لوگ اس پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔ یہ آخری شق ہے۔ جو آج ام نشرح موجود ہے۔ کہ مسلمانوں نے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیا مگر اس نئے سے ضرورت۔ اس امر کی تھی۔ کہ ایسا مامور خدا تعالےٰ بھیجے۔ جو قرآن کریم کی اعلےٰ تعلیم اسکے گمشدہ حقائق و معارف ظاہر کرے۔ اور دوبارہ ایمان اور قرآن کریم کی عظمت اور شان انسانی قلوب میں پیدا کرے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنا مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ان ایام میں مبعوث کیا۔

خاکسار [illegible] مبلغ [illegible]

ویدک لٹریچر اور گئو کشی

(۱)

۱۹ر اکتوبر کے الفضل سے یہ معلوم کر کے کہ مہاشہ کرشن نے گئو کشی کو روکنے کے لئے حکومت سے فریاد کی ہے حیرت ہوئی کہ ایک طرف تو آریہ سماجی اپنے آپ کو ویدک لٹریچر کے ماہر اور پیرو کہتے ہیں۔ اور اپنا یہ عقیدہ بیان کرتے ہیں کہ "سچ کو لینے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے"۔ مگر دوسری طرف صداقت کو ترک کرنے اور ویدک لٹریچر کی خلاف ورزی کرنے کے لئے کمربستہ نظر آتے ہیں۔ اور گئو کشی کے خلاف ان کا آواز اٹھانا اس بات کی تازہ مثال ہے۔ کیونکہ وید ہی وہ مذہبی کتب ہیں۔ جنہوں نے پہلے پہل روئے زمین پر گئو کشی کی اجازت دی۔ چنانچہ اب بھی گئو کشی کی تعلیم ویدک لٹریچر میں موجود ہے۔ نیز اس امر کی شہادتیں بھی اس میں موجود ہیں۔ کہ عام ویدک دھرمی اور ان کے بزرگ رشی مہارشی اس پر شدومد سے عمل کرتے تھے۔ نیز روزانہ بطور خوراک بھی گائے کا گوشت وہ لوگ استعمال کرتے تھے۔ اس کے ثبوت میں اتنے حوالے ویدک لٹریچر میں موجود ہیں۔ کہ اگر سب کو یکجا جمع کریں۔ تو ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ اس لئے بطور نمونہ چند حوالے درج کئے جاتے ہیں۔ تا اہل انصاف کو معلوم ہو۔ کہ آریہ سماجیوں کی مثال "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" والی ہے۔

گئو کشی کی جتنی بھی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ وہ سب کی سب پہلے پہل ویدک لٹریچر نے پیش کر کے ان پر عمل کرنے کی دنیا کو پر زور تلقین کی ہے۔ یہ تین صورتیں ہو سکتی ہیں (۱) قربانی کے لئے گائے کو ذبح کر کے خود کھانا۔ اور دوسروں میں بانٹ دینا۔ (۲) سوختنی قربانی یعنی زندہ گائے بیل کو آگ میں ڈال کر جلا دینا (۳) روزانہ اپنے کھانے کے لئے نیز خاص اور عام مہمانوں کے لئے گائے ذبح کرنا ان تینوں قسم کی گئو کشی کی تعلیم ویدک لٹریچر میں موجود ہے۔ ثبوت ملاحظہ ہو۔

بطور قربانی گائے ذبح کرنا

پہلی صورت یعنی بطور قربانی گائے ذبح کر کے خود کھانا اور دوسروں کو اس کا گوشت دینا اس کے لئے ملاحظہ ہو گوپتھ برہمن پرپاٹھک ۳ صفحہ ۲۷۔ ترجمہ:- ویدوں کے بنانے والے رشی لوگ غریب تھے۔ تب ان کو الہاماً گائے کی قربانی بتائی گئی۔ انہوں نے یہ قربانی کی اور اسی قربانی کے باعث وہ جنت کو گئے۔ لہذا یہ اعلان عام کیا جاتا ہے۔ کہ جو بھی انسان چاہے۔ کہ میں بعد الموت جنت کو جاؤں وہ ایک گائے کی قربانی کرے۔

اس گائے کی تقسیم کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "اس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد اس کے دونوں جبڑے اور زبان پرستوتا کی ہے۔ اس کا حلق اور حلق سے اوپر کا حصہ پرتی ہرتا کا ہے۔ باز کی شکل کا جو اس گائے کا سینہ ہے۔ وہ ادگاتا کا ہے۔ اس کا دایاں پہلو مع بائیں کندھے کے ادھوریو کا ہے۔ اور دوسرا پہلو یگیہ میں گانے والوں کا ہے۔ گائے کا دوسرا کندھا پرتی پرستھاتا کا ہے۔ اور اسکی دائیں ران برہما کا حصہ ہے۔ اس کے پیٹ کا بایاں حصہ برہمن اچھلنی کا ہے۔ اور اسکی جانگ پوتا کی ہے۔ اور جانگ کا بایاں حصہ ہوتا کا ہے۔ اسکی پنڈلی کا نیچے کا حصہ میترا ورن کا ہے۔ اسکی بائیں ٹانگ اچھا واک کی ہے۔ اس کا دایاں بازو نیشٹا کا ہے۔ اور بایاں سدسیہ کا ہے۔ گائے کی ریڑھ کی ہڈی کا حصہ اور پیشاب کی تھیلی گھر والے یعنی قربانی کرنے والے کا حصہ ہیں۔ اور گائے کی دم گھر والے کی بیوی کی ہے۔ گائے کا دل اور گردے اگنی دھ کے ہیں۔ اور ان سے بائیں جانب کا حصہ اتریے کا ہے۔ گائے کے دونوں دائیں پاؤں گھر والے کے ہیں۔ اور بائیں پاؤں اسکی بیوی کا حصہ ہیں۔ اور اس کا ہونٹ ان دونوں میاں بیوی کا ہے۔ مگر وہ کسی دوسرے کو دے دیں۔ گائے کی کمر کی تین ہڈیاں گراوستوتا کی ہیں۔ اور دوسری طرف کی تین ہڈیاں اور مقعد اُنّیتا کی ہیں۔ اس کے اوپر کا حصہ آ ئیھوریو کا ہے۔ گائے کا پھیپھڑہ اور دل شمتا (گائے کو ذبح کرنے والے) کا ہے۔ گائے کا سر شو برہمن کا ہے۔ اور جو برہمن ستیا کا اعلان کرتا ہے۔ چمڑا اس کا حصہ ہے۔ اس طرح قربانی کی گائے کو بانٹنے سے اس کے ۳۶ حصے ہوتے ہیں۔ اور ۳۶ حروف ہیں۔ برحتی (وید کا ایک بحر ہے) کے ہیں۔ اس بحر کو جنت سے خاص تعلق ہے۔ لہذا جو لوگ بھی اس طریق سے گائے کی قربانی کر کے اس کے ۳۶ حصے کرتے ہیں۔ ان کو دنیا میں اولاد اور حیوان ملتے ہیں۔ اور بعد الموت جنت ملتی ہے۔

اتھروید میں بھی گائے کی قربانی کے بہت سے منتر آتے ہیں: نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہوں۔ کانڈ ۱۰ سوکت ۹ منتر ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۱، ۲۵

(۲) اے گائے تیرا چمڑا ویدی بنے۔ اور تیرے بال آسن (بیٹھنے کی جگہ) ہوں۔ اور میری زبان نے تجھے پکڑا ہے۔ اور یگیہ کرانے والے لوگ تجھے پا کر مارے خوشی کے ناچتے ہیں۔ (۳) اے قربانی کی گائے تیرے بال کوچی کی طرح نرم ہوں۔ اور میری زبان تو جھ تجھے چکھنے کے پاک ہو۔ اور تو قربانی میں کام آکر جنت کو چلی جا۔" (۴) جو آدمی گائے کو پکاتا ہے۔ اسکی تمام مرادیں پوری ہو جاتی ہیں۔ اور ایسے یگیہ کرانے والے بھی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (۵) اس طرح قربانی کر کے گائے کو پکانے والا جنت کو چڑھ جاتا ہے۔ جس کے تین حصے ہیں (۷) اے گائے دیوی جو یہ (لوگ دیگیہ کرانے والے ادگاتا برہما وغیرہ) لوگ تجھے ذبح کرنے والے اور پھر پکانے والے ہیں۔ یہ سب تیری حفاظت کریں گے۔ تو ان سے ڈر نہیں۔ (۱۱) گھی سے بھگاری ہوئی یہ گائے آج دیوتاؤں کے پاس پہنچ جائے گی۔ اے گائے دیوی جس نے تجھے پکایا ہے۔ تو اسے نہ مار۔ بلکہ اپنے ساتھ ہی جنت کو لے جا۔

(۲۵) اے دیوی گھی سے بھگاری ہوئی تیری دونوں گودیں دیوتاؤں کا پہلا کھانا بنیں۔ تو ان دونوں کو پر بنا کر ان پر اپنے پکانے والے کو بٹھا کر جنت کو لے جا۔

اسی طرح یجروید میں گائے کی قربانی کے بیسیوں حوالے موجود ہیں۔ نمونہ ملاحظہ ہو۔ کرشن یجروید کانڈ ۲

(۱) بیماری میں پھنسا ہوا انسان زمین و آسمان ان دو دیوتاؤں کے نام سے دودھ دینے والی گائے کو ذبح کرے۔"

(۲) "روحانیت کا طالب برہسپتی دیوتا کے نام سے سفید پیٹھ والی گائے کو ذبح کرے۔"

(۳) بارش کا طالب انسان متر اور ورن ان دو دیوتاؤں کے نام سے دو رنگوں والی گائے کو ذبح کرے۔"

(۴) "اولاد کا طالب متر اور ورن دو دیوتاؤں کے نام سے دو رنگوں والی گائے کو ذبح کرے۔"

(۵) "رزق کا طالب انسان وشوے دیوا نامی دیوتاؤں کے نام سے کئی رنگوں کی گائے کو ذبح کرے۔"

ویدک لٹریچر نے اگرچہ گھوڑے۔ بھیڑ۔ بکرے وغیرہ حیوانوں کی قربانی کا بھی حکم دیا ہے۔ مگر سب سے زیادہ ثواب اس نے گائے کی قربانی کا بتایا۔ اور اسکی تلقین و تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ جنت کو جانے یعنی نجات ابدی کا ایسا بہترین ذریعہ جس میں کوئی شبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ از روئے ویدک لٹریچر محض گائے کی قربانی ہے۔ تبھی تو گوپتھ برہمن نے صاف فرمایا ہے۔ کہ "ویدوں کے بزرگ رشی بھی باوجود نیک و پاک ہونے کے نجات حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ ان کو الہاماً گائے کی قربانی کرنی بتائی گئی۔ تب انہوں نے وہ کی۔ اور اس سے وہ جنت کو گئے۔ لہذا یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو بھی جنت کا طالب ہو۔ وہ گائے کی قربانی کرے۔ اور اس کے ۳۶ ٹکڑے کر کے بانٹے۔"

نوٹ:- گوپتھ برہمن کی عبارت میں جو پرستوتا۔ ادگاتا وغیرہ عجیب و غریب الفاظ یا نام آئے ہیں۔ یہ ان برہمنوں کے صفاتی نام ہیں۔ جو یگیہ کرایا کرتے ہیں۔ جیسے مسلمان لوگ نماز پڑھانے والے کو امام الصلوٰۃ کہتے ہیں۔ ویسے ہی یگیہ کرانے والوں کے یہ صفاتی نام ہیں۔

1075

یہ عبارت اور بزرگ رشیوں کا واقعہ اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ ویدک لٹریچر نے گائے کی قربانی کو سب دیگر قربانیوں پر فضیلت دی ہے۔ چنانچہ کاتیائن شروت نے گھوڑے کی قربانی کا ذکر کرتے وقت کل ۳۲۷ حیوان ذبح کرنے کی ہدایت کی ہے اور ان کو ذبح کرنے کا طریق بتاتے وقت لکھا ہے

اتمے گاوو بہوروپاہے (ادھیائے سوتر) یعنی "آخری دن صرف کئی رنگوں کی گائیں ذبح کرو"۔ اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہ اس دن محض گائیں کیوں ذبح کی جائیں دوسرے حیوان کیوں نہ ذبح کئے جائیں۔ شتپتھ برہمن نے لکھا ہے کہ یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ باقی حیوان مکرا۔ بھیڑ وغیرہ جو ہیں وہ تو دراصل حیوان ہی نہیں۔ اصل حیوان تو گائے ہے۔ اس لئے یہ حکم دیا کہ اس اگلے دن صرف گائیں ذبح کرو ان کو ذبح کرنے سے باقی حیوانوں کی قربانی کا ثواب بھی مل جائے گا"

(شتپتھ برہمن کانڈ ۱۳ صفحہ ۶/۴/۸)

اور ویدک لٹریچر کی دوسری کتاب تیتری برہمن نے بھی اس حکم کی یہی فلاسفی بیان فرمائی ہے (دیکھئے کتاب مذکور ادھیائے ۲ ع ۱) لہذا یہ بالکل سچ ہے کہ گائے کی قربانی کو سب سے پہلے دنیا میں قائم کرنے والا ویدک لٹریچر ہی ہے یہی وجہ ہے کہ پنڈت آتمانند جیسا متعصب ہندو بھی لکھتا ہے

"پس چرک جو آیورویدا (طب) کی کتاب ہے۔ اور چرک رشی کی تصنیف ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہے کہ ویدوں کے زمانے کے رشی اور دیگر آریہ لوگ ہی گائے کی قربانی کے موجد تھے نہ کہ مسلمان۔ (گومیدہ نکیہ صفحہ ۲۵)

جس طرح اس قربانی کے لئے گائے کو ہی ویدک لٹریچر نے ترجیح دی ہے۔ ویسے ہی دوسری قربانیوں۔ نیز روزانہ کھانے کے لئے بھی اسی کو پسند کر کے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔

خاکسار ناصرالدین عبداللہ چتر ویدی از قادیان

ہز ہائی نس سر آغاخاں کی ڈائمنڈ جوبلی کے دلچسپ حالات

(۲)

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ مقیم دارالسلام

ہز ہائی نس سر آغاخاں کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب کے بعض دلچسپ حالات جو الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم شیخ مبارک صاحب احمدی مبلغ مقیم دارالسلام نے بھیجے۔ ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ جنہیں بعض دوسرے اخبارات نے بھی نقل کیا ہے۔ اب مزید حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

بہت بڑا اجتماع اور انتظام

۱۰ر اگست کا دن اس تقریب کے لئے مقرر تھا۔ جس کے خاص انتظامات دیکھنے کا موقعہ بھی ملا۔ جن لوگوں کو دعوتی کارڈ دیئے گئے تھے ان کے لئے بھی الگ الگ درجے مقرر تھے۔ ہمیں قریب ہی جگہ مل گئی۔ لوگ صبح سے ہی جانا شروع ہو گئے تھے۔ ہمیں روزہ تھا۔ اور دھوپ بھی اس لئے مناسب خیال کیا کہ دو بجے چلے جائیں۔ جب ہم دو بجے پہنچے تو آدمیوں کا ایک سمندر نظر آیا۔ اور اسی کا باعث دارالسلام کی افریقن آبادی کا وہاں صبح سے ہی پہنچ جانا تھا۔ تمام تقریب کے نظارے لینے کے لئے یورپین فلم کمپنی فلم لینے کی تیاری کر رہی تھی۔ ہز ہائی نس کا وزن کرنے کے لئے ایک خاص قسم کا ترازو تیار کیا گیا۔ جس پر پندرہ سو پونڈ لاگت آئی۔ ترازو کے اردگرد مخصوص معززین مشرقی افریقہ کے سارے گورنر۔ نائب سیکرٹری نوآبادیات۔ مڈغاسکر کے گورنر جنرل۔ ہز ہائی نس کی فیملی اور سپریم کونسل کے ممبر و عہدیدار۔ خاص خاص لیڈر زنجبار پرنس عبداللہ اور حکومت ٹانگانیکا کے اعلیٰ عہدیدار کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

پولیس کا خاص انتظام تھا۔ آلہ جہیر الصوت کا عمدہ انتظام تھا۔ عام فوٹو گرافروں کو فوٹو لینے کی ممانعت تھی۔ ہز ہائی نس کے آنے سے کچھ دیر قبل تک لوگوں کو بٹھانے کا انتظام کیا جاتا رہا۔ اور آخری نصف گھنٹے میں اعلیٰ عہدیداران اور معززین پہنچنے شروع ہوئے۔

ہز ہائی نس کی آمد پر اعلان

آخر میں ہز ہائی نس گورنر ٹانگانیکا کے ساتھ ڈائمنڈ آباد کے خوبصورت دروازے سے داخل ہوئے۔ ہز ہائی نس نے سر پر سنہری پگڑی موتیوں والی شیروانی اور پاجامہ پہنا ہوا تھا "خداوند حاضر امام آ رہے ہیں" کا فقرہ آلہ جہیر الصوت کے ذریعہ اس وسیع اجتماع کو سنایا گیا۔ ہز ہائی نس آتے ہی ترازو پر جو کافی اونچا بنایا گیا تھا۔ اور جس کو سب دیکھ سکتے جا کر بیٹھ گئے۔

منتظمین کی طرف سے ہز ہائی نس کے آنے سے قبل یہ اعلان کیا گیا کہ "حاضر امام کا یہ حکم ہے کہ جب ہیروں کے بکس ترازو میں ڈالے جائیں اور وزن پورا ہو جائے۔ تو زور سے ایک ہی دفعہ اسماعیلی تالیاں بجائیں"۔ اس تقریب کا پروگرام شروع ہوا۔ سارے اجتماع پر خاموشی چھا گئی۔

احمدی مجاہد کے تاثرات

اس وقت گذشتہ چند دنوں کے نظارے فلم کی طرح میری آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔ نمائش جلوس۔ آتش بازی خطابات کا دربار اسماعیلی کمیونٹی کی آزادانہ۔ کھلے بندوں شراب نوشی۔ حکومت و دیگر معززین کو Sandowner جس میں شراب سے تواضع کی جاتی ہے۔ خود ہز ہائی نس کا خاص طور پر مہمانوں کو Sandowner دینا یہ سب نظارے ایک ایک کر کے آنکھوں کے سامنے پھرنے لگے۔ عیسائی مشنریوں نے اپنے رنگ میں اس کو دیکھا اور احمدیہ مشنری نے آئمہ اہل اولیاء اور خلفاء کے حالات سے موازنہ کیا۔ اور اپنے مقدس آقا جماعت احمدیہ کے امام کے احکام و زندگی کو مشاہدہ کیا۔ جماعت کی روحانی ترقی کو دیکھا۔ اور زبان حال سے پکار اٹھا۔ خدا کی قسم۔ آج اگر دنیا میں کہیں اسلام ہے۔ کہیں خدا پرستی ہے۔ کہیں اسلامی شریعت کا احترام ہے۔ کہیں اسلام کی معمولی معمولی ہدایت کا بھی خاص خیال ہے تو وہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام اور اس کی جماعت میں ہے اور کہیں نہیں۔ مبارک دل ہیں میرا ذرہ ذرہ ان تمام نظاروں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ کہ کس قدر احسان ہے مولیٰ کریم کا کہ اس نے اپنی محبت اور اپنی شریعت کے قیام کے لئے منتخب کیا۔ وللہ الحمد۔

کس طرح تولا گیا

الغرض ہیروں کے بکس ہینڈل میں پہنچ گئے جو خاص طور پر بورڈ آف ٹریڈ کی وساطت سے انگلستان سے ہوائی جہاز میں آئے اور دوسرے دن صبح ہی واپس انگلستان بذریعہ ہوائی جہاز روانہ کر دیئے گئے۔ ہز ہائی نس اپنی کرسی پہ جو ترازو کی دوسری طرف تھی بیٹھ گئے۔ سب سے پہلے کونٹ جندانی نے ہز ہائی نس کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہماری خواہش کو پورا کیا اور ہیروں میں تلنا منظور کیا نیز معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس تقریب میں شمولیت کے لئے آئے۔ اس کے بعد زنجبار کے ایک اسماعیلی نے سورہ فاتحہ اور آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولوالامر منکم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد "گنان" دعا جو اسماعیلی مانگتے ہیں بلند آواز سے ممباسہ کے ایک اسماعیلی نے گجراتی زبان میں پڑھی۔ اور مسٹر ... دار آف دارالسلام نے Imamat & Holy Ismailia Religion کے عنوان سے ایک لمبی تقریر پڑھی جس میں ہز ہائی نس کے متعلق بتایا کہ آپ اڑتالیسویں امام ہیں۔ اور گذشتہ اماموں کے نام اور مختصر تاریخ بیان کی ہز ہائی نس کی تعلیمی مساعی اسماعیلیوں کی اقتصادی بہتری کے واسطے جدوجہد کا تفصیل سے ذکر کیا۔ لیکن اس امر کے متعلق کچھ نہ بتایا کہ اخلاقی۔ روحانی اور مذہبی طور پر کیا قوم نے ترقی کی۔ ازاں بعد افریقہ کے اسماعیلی سکولوں کے طلباء کی طرف سے تحائف پیش کئے گئے۔

ہیروں کا وزن اور قیمت

اس کے بعد ہیرے جو ایسے طریق پر ۵×۸ انچ کے پیکٹوں میں بند تھے کہ ایک طرف سفید غلاف تھا اور دوسری طرف سیاہ سفید غلاف سے ہیرے چمکتے ہوئے دکھائی دیتے تھے یہ تمام کے تمام بکس پولیس اور بنک افسروں کی نگرانی میں پاس ہی پڑے تھے۔ اب ان پیکٹوں کو ترازو پر رکھنے کا وقت آیا۔ ان کے رکھنے کا یہ طریق تھا کہ جس شخص نے اڑھائی لاکھ پونڈ کی قیمت کے تھے۔ جو خیل کے تین افراد کو دیئے گئے

طبیہ عجائب گھر قادیان کا اکسیری مرکب

سپاری پاک

کثرت طمث زیادتی حیض، سیلان الرحم (سفید رطوبت کا آنا) اور اُنکے خطرناک نتائج کے دفعیہ کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے صرف

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

(SECTION MS OF 2nd CATALOGUE)

Following is a comprehensive list of stores that will be sold by MS Directorate as and when they become available. Some of them are now available and listed in the above catalogue.

***Stationery Stores*:** Paper and paper products; Books, maps and magazines; Cabinets and filing devices; Pens; Nibs; etc.

***Drugs and Chemicals*:** Injectible and oral drugs; Vaccine and sera; Biological reagents; Hygienic chemicals; Ointments and external appliances: etc.

***Dressings and Bandages*:** Plasters, etc.

***Surgical and Dental Instruments*:** Anaesthetic, ear, nose, throat and orthopaedic equipments; Ligatures; Nursing, dispensary, hygienic, dental, veterinary and post-mortem appliances and instruments; Anti-malarial, blood transfusion, opthalmic and gynaecological equipment; X-ray apparatus; Films and chemicals; other instruments including hypodermic syringes and suture needles; etc.

Other Medical and Veterinary Stores.

***Acids and Chemicals*:** Basic chemicals; Fine chemicals excluding photographic and medicinal chemicals; Gases including refrigerant and industrial gases; Coal-tar and products; Soaps; Perfumery; Detergent Alcohol and industrial solvents; etc.

***Paints, Varnishes and Enamels*:** Dry and mixed paints; Enamels; Varnishes; Dopes; Distempers; etc.

***Petrol, Kerosene and Fuel Oil*:** Motor spirits; Kerosene; Fuel oil; etc.

***Lubricating Oils*:** Mineral and vegetable lubricating oils, etc.

***Other Petroleum and Oil Products*:** Greases and petroleums; Road-dressing materials; Vegetable, castor, linseed and coconut oils; etc.

***Amenity Stores*:** Games materials; Musical instruments; etc.

***Other Miscellaneous Stores*:** Cutlery and crockery; Glass sheet and hollowware excluding bottles; Rubber and rubberised goods; Enamelware; Kitchenware; Brushware and components; etc.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section MS of the Second Catalogue which is available at Rs. 3/- on or about 21st October, 1946, from the addresses given below:

A. Regional Commissioner (Disposals) at
BOMBAY - Mercantile Chambers, Graham Road, Ballard Estate.
CALCUTTA - 6, Esplanade East.
LAHORE - G.P.O. Square, The Mall.
CAWNPORE - 15/159, Civil Lines.

B. Dy. Regional Commissioner (Disposals) at
KARACHI - Variawa Building, McLeod Road.
MADRAS - United India Life Building, Esplanade.

C. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

NOTE: Watch for further announcement regarding Section MS of Third Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

تبلیغ کی ایک آسان راہ

جو دوست خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی کسی نہ کسی سبب سے خود تبلیغ نہیں کر سکتے - اور اسلام کا یہ اہم فرض ادا بھی کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ہم کو ان لوگوں کے پتے روانہ فرمادیں۔ جنکو وہ تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ اور ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں۔ ہم ان کو براہ راست اردو یا انگریزی تبلیغی ٹریکٹ روانہ کر دیں گے اگر وہ پتے روانہ نہیں کر سکتے۔ تو جس قدر رقم وہ تبلیغ کیلئے خرچ کرنی چاہتے ہوں۔ خواہ ایک ہی روپیہ ہو۔ ہم کو روانہ فرمادیں۔ ہم اس کے عوض ہمارے بیرونی مشنوں کو دعائیہ قیمت سے مناسب لٹریچر بذریعہ رجسٹرڈ روانہ کرتے رہیں گے۔ جس کی وہاں اشد ضرورت ہے۔ اور جو احباب اس تبلیغی سکیم میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام اور ان کی رقم کی فہرست حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں برائے دعا پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

سرمہ ممیرا خاص کی نہایت ہی مجرب [illegible]

کرمی محترمی جناب ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب مولوی فاضل واقف زندگی تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹۴۲ء میں میری آنکھیں گردوں کی وجہ سے بہت خراب ہو گئیں ایک ماہ تک لکھنے پڑھنے کا کوئی کام نہ کر سکا۔ ایک نہایت ہی قابل سول سرجن صاحب نے مشورہ دیا کہ ایک ماہ تک آنکھوں کا علاج کرواؤں اور بالکل مطالعہ کا کام نہ کروں۔ اس کے بعد عینک کا استعمال کروں۔ چونکہ کام سے معطل رہنا مجھے سخت شاق گذرتا تھا اس لئے میں نے اپنے ایک عزیز دوست سے ڈاکٹر صاحب کی رائے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے دواخانہ خدمت خلق کا سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنے کا مشورہ دیا۔ ابھی میں نے یہ سرمہ دو دن ہی استعمال کیا تھا۔ کہ میری آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ اور میں نے اپنا مطالعہ اور لکھنے پڑھنے کا کام شروع کر دیا۔ اور اس وقت سے لیکر اب تک بغیر عینک لگانے کے کام کر رہا ہوں الغرض میں نے دواخانہ خدمت خلق کے سرمہ کو نہایت ہی مجرب الاثر پایا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بنانے والے کو جزائے خیر دے۔

خاکسار سید عبداللہ شاہ

1076

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر:- مسٹر محمد علی جناح نے آج پچاس منٹ تک وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر:- پنڈت نہرو ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کے ہمراہ آج پشاور سے دہلی پہنچ گئے۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر:- کلکتہ سے بذریعہ تار گاندھی جی کو بنگال آنے کی دعوت دی گئی تھی۔ گاندھی جی نے بتایا ہے۔ کہ وہ مناسب وقت پر بہت جلد بنگال جائیں گے۔ آپ نے وہاں کے عوام کو امن و آشتی سے رہنے کی تلقین کی ہے۔

کلکتہ ۲۲ اکتوبر:- مسٹر سرت چندر بوس نے ایک بیان میں کہا۔ میں اب سنٹرل اسمبلی میں واپس نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ میرا پہلا فرض صوبہ میں بڑھتی ہوئی بدامنی کو روکنا ہے بنگال گورنمنٹ ابھی تک صورت حالات پر قابو نہیں پاسکی۔ اور مجھے یہ کہنے میں بھی تامل نہیں کہ کم از کم اس وقت تک مرکزی حکومت بھی اس سلسلہ میں بے لبس رہی ہے۔

کلکتہ ۲۲ اکتوبر:- ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں اب حالات کافی اصلاح پذیر ہیں۔ کلکتہ شہر میں بھی امن ہے۔

بمبئی ۲۲ اکتوبر:- آج دوپہر تک چھرا گھونپنے کی پانچ وارداتیں ہو چکی ہیں۔

جالندھر ۲۲ اکتوبر:- لالہ بھیم سین سچر وزیر مالیات پنجاب نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہمارا ملک آزادی کی جدوجہد کی آخری منزل تک پہنچ چکا ہے۔ لیکن اب سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہم آزادی کا استقبال کرنے کے لئے بھی تیار ہیں یا نہیں۔ میرا خیال ہے کہ جب تک ہندو مسلم اتحاد نہیں ہوتا۔ اور یہ دونوں قومیں مل جل کر کام کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں اس وقت تک ہم ہرگز آزادی کا استقبال نہیں کر سکتے۔

پشاور ۲۲ اکتوبر:- خان عبداللہ خان صدر پشاور مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف جو مظاہرے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پنڈت نہرو سرکاری حیثیت سے یہاں آئے تھے۔ نہ کہ کانگرسی لیڈر کی حیثیت میں۔ اگر وہ محض ایک کانگرسی لیڈر کی حیثیت سے یہاں آتے تو ان کے خلاف کبھی یہ مظاہرے نہ ہوتے یہی وجہ ہے۔ کہ جب وہ سرد اریاب میں ایک کانگرسی لیڈر کی حیثیت میں گئے۔ تو مسلمانوں نے ان کے خلاف کوئی مظاہرہ کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

بلگریڈ ۲۱ اکتوبر:- یوگوسلاویہ کے نائب وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے۔ کہ امن کانفرنس نے امن کا جو معاہدہ مرتب کیا ہے۔ یوگوسلاویہ اس پر دستخط نہیں کرے گا۔ کیونکہ اتحادی اپنی اخلاقی ذمہ داریوں سے پہلو تہی کر گئے ہیں۔ جب ہم نے مسولینی کے خلاف اپنا خون بہایا۔ تو انہوں نے ہماری تعریف کی۔ لیکن اب ہمارے جائز مطالبات سے پہلو تہی کر کے اٹلی کی تعریف کی جا رہی ہے۔

بیروت ۲۱ اکتوبر:- لبنان کی کابینہ نے ایک بل مرتب کیا ہے۔ جس کی رو سے فلسطینی یہودیوں کی بنی ہوئی اشیاء کو فروخت کرنے یا خریدنے کی ممانعت کر دی جائیگی یہودیوں کا بنا ہوا مال خریدنے والے اشخاص کو سزائے عمر قید اور ایک سو سے ایک ہزار پونڈ تک جرمانہ کیا جائیگا۔

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر:- ہندوستان کے اخباری قوانین کو آزاد ممالک کے اخبارات کے قوانین کے مطابق ڈھالنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری افراد کے علاوہ اخبارات کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔

نیویارک ۲۱ اکتوبر:- روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف آج نیویارک پہنچ گئے آپ نے ایک بیان میں کہا۔ مجھے امید ہے کہ آج جن مسائل کا ہمیں سامنا ہے انہیں اتحادی اقوام کی انجمن ضرور کسی نہ کسی طریق سے حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

پشاور ۲۱ اکتوبر:- ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد کی کوٹھی کے باغ میں رات کے وقت پر اسرار طور پر دھماکوں کی آوازیں آئیں۔ اس رات پنڈت نہرو وہیں مقیم تھے ڈسٹرکٹ پولیس اور سی آئی ڈی اس سلسلے میں تحقیقات کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۱ اکتوبر:- ملک خضر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان سے میری عدم موجودگی میں ملک کے کئی حصوں میں ہولناک فساد ہوئے۔ لیکن پنجاب کا صوبہ ان سے بالکل بچا رہا۔ اس کے لئے میں پنجاب گورنمنٹ کے تمام ملازمین کا خصوصاً افسران پولیس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پشاور ۲۱ اکتوبر - پنڈت نہرو کا دورہ ختم ہوچکا ہے کل آپ کے علاوہ خان عبدالغفار خاں اور ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد بھی معمولی طور پر زخمی ہوگئے تھے۔ پنڈت نہرو مالاکنڈ کے قلعہ سے واپس آرہے تھے کہ مظاہرین نے آپ کی کار کو روک لیا اور پتھر برسانے شروع کر دئیے جس کی وجہ سے یہ اصحاب زخمی ہوگئے۔ شام کو پنڈت نہرو نے گورنر صوبہ سرحد سے ملاقات کی۔

حیدر آباد ۲۱ اکتوبر۔ حضور نظام نے جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے لئے پانچ لاکھ روپیہ عطیہ دیا ہے۔

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور عبوری حکومت کے نئے رکن مسٹر لیاقت علی خاں نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اس وقت ہمارے لئے صحیح طریق عمل یہی ہے کہ جو بات ہمارے دشمن ہمارے لئے پسند نہ کریں وہ ضرور کی جائے۔ کانگرس مسلم لیگ کی عبوری حکومت میں شمولیت کو پسند نہیں کرتی تھی۔ اس لئے ہم نے اس میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

آپ نے کہا مستقبل ہی اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ اب عبوری حکومت کا کام بخوبی چلتا رہیگا یا نہیں۔ کامیابی سے کام کو چلانے کے لئے اتحاد عمل کی ضرورت ہے۔ اور اتحاد عمل اسی وقت حاصل ہوگا جبکہ مسلمانوں کو کانگرس کے مساوی درجہ دیا جائے گا۔ جو معاملہ بھی عبوری حکومت کے سامنے پیش ہوگا۔ مسلمان ارکان اپنی قوم کے مفاد کو سامنے رکھ کر اس پر غور کریں گے۔ اگر وہ ملت کے مفاد کے خلاف ہوگا تو پوری قوت سے لڑیں گے حکومت میں شمولیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ڈائرکٹ ایکشن کی قرارداد منسوخ ہوگئی ہے ہم اسی قرارداد ہی کے مطابق حکومت میں شریک ہوئے ہیں۔ ہم نے حصول پاکستان کے لئے اقلیتوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اپنے کوٹہ میں سے ایک اچھوت ممبر نامزد کیا ہے۔

بٹاویہ ۲۱ اکتوبر انڈونیشی ری پبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کو ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں عبوری حکومت میں لیگ کی شمولیت پر اظہار مسرت کیا گیا ہے اور اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ لیگ کی شمولیت سے ہندوستان کی مکمل آزادی قریب تر ہو جائے گی۔

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ عارضی حکومت کے مسلم لیگی رکن مسٹر غضنفر علی خاں آج صبح دہلی پہنچ گئے۔ جہاں آپ نے لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں سے ملاقات کی۔

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ چین اور ہندوستان کی حکومتوں نے اپنے اپنے سیاسی نمائندوں کو سفیروں کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ مسلم لیگ کے نمائندے مسٹر اصفہانی اور بیگم شاہنواز کراچی پہنچ گئے ہیں۔ کل آپ بذریعہ طیارہ امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ آج تیسرے پہر پنڈت نہرو نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ آسام سی۔ پی اور بہار کے وزرائے اعظم بھی وائسرائے سے ملاقات کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ اکتوبر۔ عبوری حکومت کے مسلم لیگی رکن مسٹر اسماعیل چندریگر آج بذریعہ طیارہ بمبئی سے دہلی پہنچے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ عبوری حکومت میں شامل ہو کر ہم پھر کانگرس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے راجہ غضنفر علی اور مسٹر لیاقت علی خاں کے بیانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ یہ شائع شدہ بیانات کس حد تک ان کی صحیح رائے کے آئینہ دار ہیں۔ دراصل عبوری حکومت کے مسلم لیگی ارکان آپس کے مشورہ اور لیگ ورکنگ کمیٹی کی راہنمائی سے ہی اپنی آئندہ پالیسی کا اعلان کر سکتے ہیں۔

بمبئی ۲۲ اکتوبر آج شام تک گیارہ آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا۔ دو جگہ پھر فساد ہو گیا۔ فساد کا زور پھر بڑھ رہا ہے۔

کلکتہ ۲۲ اکتوبر آج شام تک ۳ آدمیوں کو چھرا گھونپا گیا۔ ایک شخص ہلاک ہوگیا۔

لائلپور ۲۱ اکتوبر گندم ۹/۱۰/۰ تا ۹/۱۴/۰۔ گھی دیسی ۰/۸/۲۰۲۔ آٹا مل ۱۶/۵/۰ گڑ بٹیا ۲۳/۸ تا ۲۴/۰/۰